13766- مقتدی امام کو ناپسند کرتے ہیں اور امام اس کا علم ہونے کے باوجود نماز پڑھاتا ہے

سوال

مقتدی ایک امام کے پیچھے نماز ادا کرنا پسند نہیں کرتے، اور امام کو اس کا علم بھی ہے، چنانچہ اس مسئلہ میں کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

اگر لوگ کسی حق بات کی بنا پر امام کی امامت کرانا ناپسند کرتے ہوں تو اس کا امامت کرانا مکروہ ہے، وہ اسطرح کہ ان کا اس امام کے پیچھے نماز ادا نہ کرنے کا کوئی شرعی سبب اور اس میں دینی نقص ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی : بھاگ جانے والا غلام حتی کہ وہ واپس پلٹ آئے، اور وہ عورت جس نے خاوند کی ناراضگی میں رات بسر کی، اور وہ امام جسے قوم ناپسند کرتی ہو"

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر تو اس امام کو کسی دینی معاملے میں ناپسند کرتے ہوں، مثلا اس کی کذب بیانی، یا ظلم، یا جہالت، یا بدعت وغیرہ، اور کسی دوسرے امام کو اس لیے پسند کرتے ہوں کہ وہ دینی معاملات میں زیادہ صالح ہے، مثلا وہ سچائی اختیار کرنے والا ہو، اور دینی علم زیادہ رکھے، تو اسے امام بنانا واجب ہے جسے وہ دین کی بنا پر پسند کرتے ہیں، نہ کہ اسے امام بنائیں جسے وہ ناپسند کرتے ہوں.

جیسا کہ درج ذیل حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے :

فرمان نبوی ہے :

" تین قسم کے افراد کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی : وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کروائے اور لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں، اور وہ شخص جو نماز لیٹ کرکے ادا کرے، ایک وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو غلام بنا لیا"

اور شیخ الاسلام کا یہ بھی کہنا ہے :

اگر امام اور مقتدی کے درمیان اہل اھواء اور خواہشات یا پھر مذاہب جیسا تنازع اور عداوت ہو تو اسے ان کی نماز میں جماعت کی امامت نہیں کروانی چاہیے؛ کیونکہ امامت تو اتفاق اور الفت کے ساتھ ہوتی ہے، اور اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم آپس ایک دوسرے سے علیحدہ نہ کھڑے ہو وگرنہ تمہارے دل بھی اختلاف کرینگے "اھ

لیکن اگر امام دین اور اخلاق وسنت کا مالک ہو، اور لوگ اسے ناپسند کرنے لگیں تو ایسے امام کے حق میں اس کی امامت کو ناپسند نہیں کیا جائیگا، بلکہ اسے ناپسند کرنے والا ہی قابل عتاب اور سزا ٹھرے گا.

بہر حال امام اور مقتدیوں کے مابین اتحاد اور الفت قائم ہونی چاہیے، اور وہ نیکی و بھلائی میں ایک دوسرے کا تعاون کریں، اور خواہشات اور شیطانی اغراض کے پیچھے چلتے ہوئے آپس میں بغض وعناد اور عداوت سے کنارہ کش رہیں، چنانچہ امام کو چاہیے کہ وہ مقتدیوں کے حقوق کا خیال رکھے اور انہیں مشقت اور مشکلات میں نہ ڈالے، اور ان کے احساسات کا احترام کرے.

اور مقتدیوں کو بھی چاہیے کہ وہ امام کے حقوق کا خیال کریں، اور اسے عزت دیں اور احترام کریں، اجمالا یہ ہے کہ ہر ایک فریق کو دوسرے کے بارہ میں صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور بلاوجہ ہی کسی دوسرے پر تنقید اور کیچڑ نہیں اچھالنا چاہیے جو اس دین اور مروءت کے خلل اور کمی میں سے نہ ہو، کیونکہ انسان کمی و کوتاہی کا پتلا ہے "

دیکھیں کتاب: الملخص الفقھی (1/155-156).

واللہ اعلم.